



# علم نبوت کی کرنیں

حصہ دوم

## مفتی منیب الرحمن

کلوٹنگ: کسی جاندار کے وجود کے ایک خلیے (Cell) سے دوسرے جاندار کے پیدا کیے جانے کے جدید سائنسی نظریے کو کلوٹنگ کہتے ہیں، جیسا کہ سائنس دانوں نے اپنے دعوے کے مطابق ایک بھیڑ کے خلیے سے ”ڈولی“ نامی دوسری بھیڑ پیدا کی۔ الحمد للہ! قرآن کریم نے ماں باپ دونوں کے واسطے کے بغیر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش، عورت کے واسطے کے بغیر حضرت آدم کے وجود سے حضرت حوا کی پیدائش اور مرد کے واسطے کے بغیر حضرت مریم کے وجود سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا حوالہ دے کر روز اول سے بتا دیا ہے کہ یہ تمام صورتیں نہ صرف ممکن ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وجود میں آچکی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(1) ”بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم کی سی ہے، جسے اس نے مٹی سے بنایا، پھر (اسے) فرمایا: ہو جا، سو وہ ہو گیا، (آل عمران: 59)۔“ (2) ”(اللہ) وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، (الاعراف: 189)۔“ (3) ”فرشتے نے کہا: میں تو صرف تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تمہیں ایک پاکیزہ بیٹا دوں، مریم نے کہا: میرے ہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے، حالانکہ کسی بشر نے مجھے چھوا تک نہیں اور نہ میں بدکار ہوں، فرشتے نے کہا: (مَشیَّتْ بَارِئِیَ اللہ تعالیٰ) اسی طرح ہے، آپ کے رب نے فرمایا: یہ مجھ پر آسان ہے تاکہ ہم اسے لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنادیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں طے شدہ امر ہے، (مریم: 21-19)۔“ (4) ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اُسی سے اس کا جوڑا (Spouce یعنی حوا کو) پیدا کیا اور اُن دونوں سے بہ کثرت مردوں اور عورتوں کو (زمین میں) پھیلا دیا، (النساء: 1)۔“

یہی بات حدیث پاک میں بیان کی گئی ہے، فرمایا: ”عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو، کیونکہ (کائنات کی پہلی) عورت کو (آدم) کی پہلی سے پیدا کیا گیا ہے اور پہلی کی سب سے اوپر والی ہڈی میڑھی ہے، پس اگر تم ان کو (زاویہ قائمہ کی طرح) سیدھا کرنے لگو گے، تو توڑ دو گے اور اگر تم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دو گے تو وہ ہمیشہ میڑھی رہے گی، سو عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو، (صحیح بخاری: 3331)۔“

ہماری دینی بنینیں اس حدیث کو سن کر ناگواری محسوس کرتی ہیں کہ انہیں میڑھا کہا گیا ہے۔ دراصل رسول اللہ ﷺ نے طبائع اور مزاجوں کے تفاوت کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ عورت کو سو فیصد اپنی مرضی کے تابع کرنے کی کوشش نہ کرو، بلکہ اس کے مزاج کے ساتھ مطابقت (Adjustability) پیدا کرو۔ ظاہر ہے کہ مطابقت پیدا کرنے کے لیے ہر فریق کو دوسرے کے لیے گنجائش پیدا کرنی ہوتی



ہے، سو خاندانی نظام کو استوار رکھنے کے لیے مرد کو بھی جھکنا پڑے گا، اگر کر رہنے سے ٹکراؤ تو ہو سکتا ہے، مطابقت نہیں ہو سکتی اور خاندان بکھر جاتا ہے، جو منشاء ازدواج کے خلاف ہے۔

کتے کے منہ کے جراثیم: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈالے (یعنی زبان سے چاٹے)، تو اُسے پاک کرنے کے لیے سات مرتبہ دھویا جائے، جن میں سے پہلی مرتبہ اُسے مٹی سے مانجھا جائے، (بخاری: 168)۔“ اس سے معلوم ہوا کہ کتے کے منہ سے نکلنے والے جراثیم موزی ہوتے ہیں اور اُن سے بچاؤ کے لیے احتیاط نہایت ضروری ہے، آج کل مٹی کی جگہ کیمیکل یا داشنگ پاؤڈر استعمال کیے جاتے ہیں۔ حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ کتے کے لعاب کا تریاق مٹی میں ہے اور شاید مٹی میں ایسا دافع عفونت (Antiseptic) مادہ ہوتا ہے، جو کتے کے جراثیم کے برے اثرات کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے فقہائے کرام نے کہا: خشک مٹی پاک ہے اور اُس پر کوئی کپڑا بچھائے بغیر نماز پڑھ سکتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لیے مٹی کو پاک کر دیا ہے، (سنن ابوداؤد: 489)۔“

ماہرین بتاتے ہیں کہ کتا جب فضلہ خارج کرتا ہے تو اُس کے ذرات اُس مقام کے اطراف کے بالوں کے ساتھ چٹ جاتے ہیں، پھر اُن میں موزی جراثیم (Viruses) پیدا ہوتے ہیں اور کتا جب اُس مقام کو چاٹتا ہے، تو وہ جراثیم اُس کے لعاب میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کتا جب باولا ہو جاتا ہے، تو اُس کے لعاب (Spittle) میں Lyssaviruses پیدا ہو جاتے ہیں اور اگر اُن کا بروقت علاج نہ کیا جائے، تو اُس سے Rabies کی بیماری پیدا ہوتی ہے، علامات (Symptoms) ظاہر ہونے کے بعد یہ بیماری تقریباً ناقابل علاج ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس آخری مرحلے کے بعد اب تک طبی دنیا میں صرف پانچ مریضوں کا شفا یاب ہونا ریکارڈ پر ہے۔ اس بیماری کے بعد دماغی اعصاب (Neuro Nerves) متاثر ہوتے ہیں اور Hydrophobia یعنی پانی سے خوف کی بیماری لاحق ہوتی ہے اور مریض شدید پیاس کے باوجود پانی نہیں پی پاتا۔ ابتدائی مراحل میں اگر زخم کو اچھی طرح Antibiotic سے دھویا جائے اور Immunoglobulin کے انجکشن دے دیے جائیں، تو بچنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ سر دست کوئی ایسا میڈیکل ٹیسٹ ایجاد نہیں ہوا کہ اس بیماری کو ابتدائی میں Diagnose کیا جاسکے، جدید تحقیق کے مطابق یہ چھ ہفتے سے لے کر چھ ماہ تک کے عرصے میں نمودار ہو سکتی ہے، البتہ پوسٹ مارٹم میں تشخیص ہو سکتی ہے۔ یہ علم نبوت ہی کا فیضان ہے کہ آپ ﷺ نے دینی و اخلاقی تعلیمات کے ذریعے ان مہلک جسمانی امراض اور اخلاقی عوارض کے علاج تجویز فرمائے۔

کلمات کی تاثیر: قرآن مجید کی سورہ المائدہ: 4 میں تربیت یافتہ اور سدھائے ہوئے کتوں کے ذریعے حلال جانور کے شکار کے جواز کا حکم بیان فرمایا گیا ہے، کتب فقہ میں اس کے تفصیلی احکام اور شرائط موجود ہیں، حدیث پاک میں ہے:

حضرت عدی بن ابی حاتم نے نبی ﷺ سے عرض کی: ہم لوگ کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں (یعنی اس کا حکم کیا ہے؟)، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نے بسم اللہ پڑھ کر اپنے شکاری کتے کو چھوڑا اور اس نے شکار کو روک رکھا اور مار ڈالا، تو تم اس کو کھالو اور اگر اُس نے خود کھالیا تو پھر تم مت کھاؤ، کیونکہ اُس نے اس جانور کو اپنے لیے شکار کیا ہے۔ اور اگر اُس کے ساتھ دوسرے شکاری کتے بھی مل جائیں، جن پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اور انہوں نے اُس شکار کو روک رکھا اور مار ڈالا، تو تم اس کو نہ کھاؤ، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کس کتے



نے اس شکار کو مار ڈالا ہے، (بخاری: 5484)۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے مقدس نام میں ایسی معنوی اور روحانی تاثیر موجود ہے، جس کے سبب اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے اور سدھائے ہوئے کتے کا شکار حلال ہو جاتا ہے، حالانکہ کتے کے لعاب کا حکم آپ حدیث پاک میں پڑھ چکے ہیں کہ اُس کی پاکیزگی میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے، لیکن شکاری کتے پر بسم اللہ پڑھنے کی برکت سے شریعت نے کتنی رعایت دی۔ بعض ماہرین نے اس کا سبب بھی بتایا ہے اور علامہ ابن حجر نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے کہ جب کتا شکار کے پیچھے دوڑتا ہے، تو اُس کے منہ کا لعاب خشک ہو جاتا ہے اور وہ جب شکار کو پکڑتا ہے تو اُس کا لعاب شکار کو آلودہ نہیں کرتا۔ الفاظ کی روحانی تاثیر کو تو سبھی مانتے ہیں، عربی شاعر نے کہا ہے:

جَرَاحَاتِ السَّنَانِ لَهَا النَّيَامُ وَلَا يَلْتَأَمُ مَا جَرَحَ اللَّسَانُ

ترجمہ: تیر کے زخم تو وقت گزرنے کے ساتھ مُندِ مِل (Recover) ہو جاتے ہیں، لیکن زبان کا لگا ہوا زخم کبھی مند نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ الفاظ میں تاثیر ہے۔ اچھی نیت سے پیار بھرے الفاظ سن کر انسان کا قلب مسرور ہو جاتا ہے اور روح کو سکون ملتا ہے، جب کہ نفرت انگیز الفاظ سن کر دل پر چوٹ لگتی ہے اور روح سے ٹیسیں اٹھتی ہیں۔ سو اگر کوئی شیطانی کلمہ روح کو بے چین کر سکتا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی صداقت میں کوئی شبہ رہ جاتا ہے؟ ”سنو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے، (الرعد: 1)۔ اور حدیث پاک میں ہے: ”دو کلمے اللہ کو پسند ہیں، جو پڑھنے میں نہایت سہل ہیں اور (قیامت کے دن) میزانِ عمل میں وہ بھاری ہوں گے اور وہ یہ ہیں: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“ (بخاری: 7563)۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میں نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پست قد کے بارے میں طعن کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: (اے عائشہ!) تم نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اُسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے، تو وہ اُسے بھی بدمزاکر دے، (سنن ترمذی: 2502)۔ اس سے معلوم ہوا کہ اچھے اور برے کلمات کی تاثیر ہوتی ہے اور وہ انسان کے ذہن پر مثبت یا منفی اثرات مرتب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (1) ”اچھی بات کہنا اور (کسی کی غلطی سے) درگزر کرنا اُس صدقے سے بہتر ہے جسے بعد میں جتلا کر اذیت پہنچائی جائے اور اللہ بے نیاز، نہایت حلم والا ہے اور اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور (ذہنی) اذیت پہنچا کر ضائع نہ کرو، (البقرہ: 64-263)۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پاکیزہ بات صدقہ ہے (یعنی کسی کو اچھی بات کہنے پر بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اجر ملتا ہے)، (بخاری: 2891)۔“ جب رسول اللہ ﷺ نے بدشگون کی مذمت فرمائی، تو فرمایا: نیک فال لینا بہتر ہے، سوال ہوا: یا رسول اللہ! نیک فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پاکیزہ بات جسے کوئی سنے (اور خوش ہو)، (بخاری: 5754)۔ اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے، ورنہ (بیہودہ بات کہنے کی بجائے) چپ رہے، (6018)۔“